ڈاکٹر جہانگیر اقبال

میر سیدّ علی ھمدانیؒ بحیث شاعر فارسی گو بحوالہ "چہل اسرار"

قطب زمان، شیخ سالکان جھان، سلطان السادات والعرفا، ولی کامل، صاحب الکشف والکرامات، زبدۃ السادات، امیر کبیر میر سیدّ علی ھمدانیؒ کی شخصیت مشرقی ممالک میں شجرۂ طیبہ[۱] کی مانند ہے جسکی ضیا پاشیوں سے کئ ملکوں، قوموں، فرقوں اور راہ روان معرفت نے پناہ لی ہے۔ حضرت شاہ ھمدان کی شخصیت کا احاطہ انکے کلام اور اُنکی ذاتی زندگی سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ حضرت والا نے اپنے تصانیف اور اشعار میں اسلامی فکر اور متصوفانہ احساسات کو بہت ہی حکمت اور فلسفی انداز اور والہانہ جذبے سے عکاسی کی ہے۔ جس سے موصوف کے آفاقی نظرئے کے حوالے سے دیدۂ عبرت نگاہ گشادہ ہوتی ہے۔ لیکن فارسی کا کلام دراصل اُنکی جذباتی عقیدت اور شعوری پختگی کا حیّولہ پیش کرتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ موصوف کے عالمگیر نظرئے کی طے تک جانے کے لئے فارسی کلام اور ارشادات کو شرح وبست کے ساتھ مطالعہ از حد ضروری ہے۔ چونکہ اُنکی زندگی کے تین اھم ادوار ہیں۔ ان تینوں ادوار میں ایک دور وہ بھی ہے جو حضرت شاہ ھمدان کو نیّر اشاعر کی حیثت سے پیش کرتا ہے۔ اُنکے کلام کے مطالعہ سے ھم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اُنکا دوسرا دور اُنکی ذھنی اور فکری پختگی کی معراج ہے۔ یہی وہ دور ہے جس میں اُنکی فکر کا اصلی مطمع النظر منظر عام پر آتا ہے۔[۱]

راقم نے بھی اسی فارسی کلام یعنی غزلیات کے حوالے سے اُنکے اسلامی و آفاقی افکار کے حوالے سے بات کرنے کی سعی کوتاہ کی ہے۔ جو قوم وملت کے تیں

Scanned with CamScanner

ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ دراصل حضرت شاہ ھمدان ایک داعی اور نقیب کی حیثیت سے منصع شھوت پر آکر عوام الناس کی فکر کو مھمیز دینے کی کامیاب کوشش کر رہے ہیں اس زادے نگاہ سے اگر انھیں پیامبر فکر و آگاہی کیا جائے تو بے جانہ ہوگا۔۲

حضرت امیر کبیر ایک سربر آوردہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن ایام طفلی میں ہی آپکو حضرت ملاء علاء الدین سمنانی سے فیضیابی حاصل ہوئی پھر ان ہی حضرت کے اسرار پر حضرت شیخ شرف الدین مزدقانی کے حضور میں روحانی ترتیب اور فیوض و برکات تقریباً ۲۲ سال تک حاصل کرتے رہے۔ جوانی کے ایام میں ہی مُرشد سلوک کے اسرار پر تین بار مختلف ملکوں کا سفر کیا۔ ایام سفر کئی عالموں، فاضلوں، اور روحانی شخصیات سے ملاقاتیں کیئں جس سے اُنکی زندگی پر گہرا اثر پڑا ایہی سبب ہوا کہ آپ خانوادگی حاکمیت کو ہمیشہ کے لئے خیر آباد کہہ کر راہ سیر سلوک کی طرف راغب ہوئے۔ اپنے ذاتی مجاہدے، مشاہدے اور مسافرت سے کئی رسالے۔ مناجات۔ ارشادات اور شعری آثار ہمارے بیچ چھوڑے ہیں۔ اُنکی نثری تصانیف کے علاوہ جب ھم ایک ناقدانہ نظر اُنکے شعری مجموعے پر ڈالتے ہیں تو ھم یہ محسوس کر سکتے ہیں کہ حضرت امیر کبیر کا سارا کا سارا شعری سرمایا تبلیغی اور دینی موضوع پر مشتمل ہے۔ اور اسے اسی حیثیت سے پرکھا اور دیکھا جانا چاہے۔۳

اُنکی مذہبی اور دینی شاعری کو بھی دو حصّوں میں تقسیم کیا جانا چاہے۔ ایک قسم کی شاعری وہ ہے۔ جس میں دین کے اصول و عقائد یا اُسکے متعلق مسائل کو ایک طرح سے آسان اور شرین الطاظ کا استعمال کر کے سہل اور سادہ بنایا جا سکتا ہے۔ مضمون کو چاشنی دینے کے لئے بہترین الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔ جیسے

Scanned with CamScanner

نقدِ حیات خواھی جا کن فدای جانان   کین است درره عشق آئین مہربانان

مستان جام شوقش بر بوی لطف ہر شام   بر درگہ جلالش آیند جان فشانان

آنانک زنگ ہستی از لوحِ دل ازدودند   از جان نفوذ دارند دل درہوای جانان ؎

اسی طرح حضرت امیر کبیر نے فقہی مسائل کو عام فہم اور یادداشت اور آسان کرنے کے لئے اُن میں بعض قرآنی ایات یا احادیث نبوی ﷺ کو من وعن قلمبند کیا ہے تا کہ معنیٰ براہ راست ذہن نشین ہو اور اس قسم کی شاعری سے کوئی بھی شخص جمالیاتی حسن و زوق سے کبھی بھی مُتین نہیں کر سکتا اور اس قسم کی شاعری سے عمل میں لاشعور کی اور جذبہ واحساس سے زیادہ تفقل اور کسب ومہارت کی کارفرمائی ہوتی ہے۔

از نفحات قدم حضرت اسما گشود   وز نسمات کرم صورت اشیاء نمود

مہر محبت نہاد بر دل اہل وفا   داغ ارادت کشید بر رخ گہر وجہود

سابقہ فضل او مظہر نوح و خلیل   سابقۂ قہرا و مُہلک نماد ونمو ؎

دوسری قسم کی مذہبی شاعری حضرت میر سیّد علی ھمدانی کی رہ شاعری ہے۔ جو دینی حقایق کی تعلیم وتدریس کے لئے نہں لکھی جاتی بلکہ گہرے مذہبی تجربے اور جامع و پُر اسرار صوفیانہ بصیرت کے منبع سے صادر ہوئی ہے۔ اس قسم کا صوفیانہ تجربہ انسانی وجود کہ گہرائیوں میں محسوس ہوتا ہے اور اپنی شدت اور تاثیر کے اعتبار سے ایک ذاتی واردات بن جاتی ہے وہ اگر شعر کی صورت میں جلوہ گر ہو تو مستند تخلیق سامنے آتی ہے۔ صوفیانہ تجربے کے متعلق مشکل یہ ہے کہ یہ بلعموم نا قابل ترسیل ہوتا ہے۔ اسلئے کہ یہ سرحد ادراک سے حد درجہ ماوراء الورا ہوتا ہے۔ شاعری اور صوفیانہ تجربے میں اھم ترین قدرِ مشترک یہ ہے کہ دونوں میں مافوق العقل عنصر شامل ہوتا ہے۔ اسلئے

Scanned with CamScanner

ھم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت شاہ ھمدان بیک وقت صوفیانہ بصیرت اور شاعرنہ صلاحیت سے بہرور تھے اس راہ کہ مشکلات سے گہرا شعور رکھتے تھے اور موضوعات کو بہت ہی سادگی اور عام فھم انداز سے بیان فرمایا ہے۔

ای گرفتارانِ عشقت فارغ از مال ومنال والھانہ حضرتت راز خود وجنّت ملال

مفلسان کوی سوقت راغلامی کردہ چرخ سالکان راہِ وصیلت رادو عالم پایمال

آتش از لطف گلستان گشتہ درپیش خلیل خوردہ نمرودی بہ قہر از نیم پشہ گوشمال ۶

حضرت شاہ ھمدان کی شاعری مذکورہ شدہ دوقسم کی مذہبی شاعریوں کا ایک بہترین امتزاج ہے۔ یہ نہ توبڑی تعلیم وتلقین ہے اور نہ ہی کسی گہرے کرب کشمکش کی آئنہ دار ہے۔اسکے برعکس اسکے اندر چنداذاعاتات اور معتقدات پر گہرااعتماداور ذات حق کے تئں خودسیرگی کا اطمنان جھلکتا نظر آتا ہے اس قسم کے اعتماد واطمنان سے جو شاعری وجود میں آتی ہے اس میں اپنی ہی کچھ رعنایاں اور بلندیاں ہوتی ہیں۔اسکی عظیم ترین بلندیوں میں وہ مقامات شامل ہیں کہ جھان بات توسیدھی سادھی ہوتی ہے مگر وہ شعری انداز میں کئی ہوتی ہے۔سادہ مُعّری اور بے لباس حقیقت اپنی ایک مخصوص جاذبیت رکھتی ہے جو کسی صناعی اور مشاگی کی محتاج نہیں ہوتی۔نعت شریف کے چند شعر پڑھنے کا شرف لیتا ہوں۔

قبلۂ دل آفتاب روی اوست کعبۂ جان خاکِ راہ کوی اوست

چون ز زلفش گشت عالم مشکبوی دوستی این وآن بر بوی اوست

کفر ودین ونورِ ظلمت درجھان از رُخ ماہ وشب گیسوی اوست

ہر گرفتاری کہ اندر عالم اوست از کمتر زلف عنبر بوی اوست

هر یکی کوراست در باغ وجود　　　آب حیوان همه از جوی اوست ۷

حضرت امیر کبیرؒ کے شعری کلام میں خاص طور سے غزلیات میں معنیٰ کو فوقیت دی ہے جس سے پیغام واضح ہوتا ہے عام شعراء کے ہاں شعری ہیت اور قالب کو خوبصورت بنانے کے لئے معنیٰ ہاتھ سے نکل جاتا ہے فقط شعری محسنات اُنکے پاس رہتے ہیں یہ طریقہ سبک ہندی کے شعرا میں اکثر دیکھنے کو ملتا ہے۔ مگر حضرت شاہ همدان بہت ہی سیقل ابہام۔ کنائے اور صناعی لفظی کا استعمال نہیں کرتے وہ ایک فکری اور شعوری شخصیت ہیں جنہوں نے اپنے دینی پیغامات کو شعر کے ذریعے بیان کیا ہے۔

چون جمالش رانظر خورشید تابان میکند　　　آفتاب از رشک حُسنش روی پنهان می کند
تا پریشان گشت زلفش بررخ چون آفتاب　　　بادشوقش ابرِ جانم را پریشان میکند
نالهای آنشیم درفراقش هرسحر　　　قصدِ احراقِ مجب بالای کیوان میکند ۸

حضرت شاہ همدان کی غزلیات میں بہترین موضوع اور تسلسل ملتا ہے جو بہت کم شعراء کے ہاں موجود ہے چونکہ معمولاً غزل کا ہر شعر موضوع کے اعتبار سے جداگانہ ہوتا ہے۔ لیکن حضرت امیر کبیر نے صوفیانہ اور اسلامی افکار کو مختلف انواع سے تسلسل کے ساتھ ایک طویل ہوتی ہے جس میں معنیٰ کی یکسانیت، آگاہیت، علویت اور ارشاداتی حسن نظر آتا ہے۔

آنکه از سایۂ لطف تو نشانی یابد　　　چون بی بیند رُخ تو تازہ روانی یابد
وآنکه برخاک سرکوی ت منزل سازد　　　عیش صد ساله برآن خاک زمانی یابد
تشنه وصل تو چون ره به خیالت سپُرد　　　نزلِ ره هر نفسی مُلک جهانی یابد

لذتِ دردتو ہر مردہ ولی کہ یابد | دولت آن یافت کہ از درِ دِتو جانی یابد

ہر کہ در ملک غمت نیست ندارد عیشی | ای خوش آن دل درین کوی مکانی یابد ۱۰

چہل اسرار فلسفہ اوست'' کی دلالت کرتا ہے اور یہ بات ایک موّجد کے دہان مبارک سے اثر کرتی ہے اور ساتھ ہی قرآن وحدیث اور علم تصوف کے رموز سے بھر پور واقفیت رکھنے والے حضرات کے لئے چہل اسرار ایک بہترین تحفہ ہے۔

چو قطرہ غرق دریا شد بہ کلی | ہمہ دریاست آنجا کیفیت وکم نیست

ازتجلائی جمالش ہمہ ذراتِ جہان | مشت عشقند بیادی کہ ازان کوی وزید

عشق جانان آتش وجان علاقی خس بود | خس طو در آتش فنا شد دیگر آنرا حس مغران

۱۱

المختصر کہ حضرت شاہ ھمدانؒ ایک بلند مرتبہ عارف ،صوفی ،زاہد،ادیب،داعی،دین اسلام مفکر،تصوف وعرفان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین شاعر بھی گذرے ہیں جسکی زیاپاشیوں راہ روان علم وادب عشق ومعرفت نے فیض حاصل کیا ہے۔

Scanned with CamScanner

کتابیات:۔

۱۔منتخب التواریخ از نارائن کول عاجزؔ قلمی نسخہ برگ۔۷۶

۲۔ایضاً برگ۔۹۰

۳۔مجموع التواریخ از بیربل کاچرؔو قلمی نسخہ برگ۔۵۶

۴۔ایضاً برگ۔۶۷

۵۔باغ سلیمان از سعداللہ شاہ آبادی قلمی نسخہ برگ۔۲۹

۶۔تذکرۃ علماءواولیاء(روضۃ الاحباب) از دکتر سیدہ رقیہ ص۔۲۸

۷۔ایضاً ص۔۲۹

۸۔رنچن سے رنجیت تک (تاریخ کشمیر) از دکتر م۔م۔مسعودی ص۔۱۴

۹۔ایضاً ص۔۱۵

۱۰۔چہل اسرار(غزلیات شاہ ھمدان) از دکتر م۔م۔مسعودی ص۔۲۶

۱۱۔ایضاً ص۔۲۸

Scanned with CamScanner